



قولہ: ”سنۃ کفایۃ“: نظیرھا إقامة التراويح بالجماعة، فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين، فلم يَأْتُمُوا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأْتُمُوا بترك السنة المؤكدة إثمًا دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة (رد المحتار).

والمشهور عند مشايخنا أن يدخل المعتكف بعد العصر قبل غروب الشمس من اليوم العشرين من شهر رمضان ليدخل الليلة الحادية والعشرين في الاعتكاف؛ لأن الاعتكاف لطلب ليلة القدر وقيامها، وهي في العشرة الأخيرة، فلا بد من إيفاء الليالي العشر من العشرة الأخيرة (رسائل الأركان لبحر العلوم عبد العلي محمد، الرسالة الثالثة في الصوم، خاتمة في بيان الاعتكاف، ص: ۲۳۱، ط: المطبع اليوسفي، لکناؤ).

قال الشافعي: إذا أراد أن يعتكف العشر الأواخر دخل قبل الغروب، فإذا أهل هلال شوال فقد أتم العشر، وهو قول أبي حنيفة وأصحابه (الاستذكار، ۱۰: ۲۹۷، ط: دار قتيبة للطباعة والنشر، دمشق).

كل من يريد أن يتم له اعتكاف العشر لزمه أن يدخل المسجد معتكفًا قبيل غروب الشمس من العشرين، وإلا لم يتم له العشر؛ فإن الليالي الماضية لاحقة بالأيام التالية (معارف السنن، باب ما جاء في الاعتكاف، وقت بدء الاعتكاف، ۵: ۵۱۷، ط: المكتبة الأشرفية ديوبند).

(۲): جب پورے ملک میں ہر جگہ مساجد میں پانچ تک نمازیوں کی اجازت ہے تو مقامی انتظامیہ کو کوئی مسجد بند نہیں کرنی چاہئے، ایسی صورت میں مقامی بااثر لوگوں کو چاہیے کہ انتظامیہ سے بات چیت کر کے حسب شرائط بند مساجد آباد کرنے کی کوشش کریں اور ان مساجد میں بھی حسب شرائط پنجوقتہ نماز باجماعت کے ساتھ اخیر عشرے کے اعتکاف کا نظم کریں۔ اور اگر کوئی بند مسجد کوشش کے باوجود پنجوقتہ نماز باجماعت کے لیے نہ کھل سکے تو جس طرح اُس بند مسجد میں نماز نہ پڑھنے پر اہل محلہ مجبوری کی وجہ سے قابل ملامت نہیں، اسی طرح اعتکاف نہ کرنے پر بھی انھیں کوئی گناہ نہ ہوگا۔

(۳): مردوں کے حق میں اعتکاف ایسی عبادت ہے، جو مسجد شرعی کے ساتھ خاص ہے، یہ عبادت مسجد شرعی کے علاوہ کہیں اور انجام نہیں دی جاسکتی۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرامؓ وغیر ہم نے ہمیشہ یہ عبادت مسجد ہی میں انجام دی، کہیں اور نہیں؛ جیسا کہ احادیث و آثار کا ذخیرہ شاہد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مغبوض و ناپسندیدہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں بدعات ہیں اور گھروں کی مساجد (گھروں میں عبادت کے لیے خاص کیے گئے کمروں یا حصوں) میں (مردوں کا) اعتکاف بھی بدعات میں سے ہے۔

اور فقہا کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مردوں کا اعتکاف مسجد کے علاوہ کہیں اور نہیں ہو سکتا؛ اسی لیے معتکف، بلا ضرورت طبعی یا شرعی، مسجد شرعی سے باہر متعلقات مسجد میں بھی نہیں جاسکتا؛



لہذا لاک ڈاؤن کی موجودہ صورت حال میں بھی مردوں کا اعتکاف، گھروں کے ان کمروں یا حصوں میں نہیں ہو سکتا، جو نماز کے لیے خاص کیے گئے ہوں خواہ اعتکاف واجب ہو یا سنت مؤکدہ یا نفلی؛ کیوں کہ عارضی طور پر نماز کے لیے خاص کیے گئے گھروں کے وہ کمرے یا حصے، مسجد شرعی نہیں ہیں۔

البتہ مردوں کو چاہیے کہ فارغ اوقات زیادہ سے زیادہ نماز کے کمروں میں رہیں اور نماز، تلاوت قرآن پاک، ذکر و اذکار اور دعاؤں میں مشغول رہیں، رمضان المبارک کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ کریں۔ اور خواتین کا اعتکاف چوں کہ گھروں میں ہوتا ہے؛ اس لیے وہ اپنی نماز کے لیے کوئی کمرہ یا کمرے کا کوئی حصہ خاص کر کے اُس میں اعتکاف کر سکتی ہیں؛ بلکہ جو خواتین گھریلو کام کاج سے فارغ ہوں، انھیں اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہیے۔

أخرج البيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: "إن أبعض الأمور إلى الله تعالى البدع وإن من البدع الاعتكاف في المساجد التي في الدور" (فتح القدير لابن الهمام، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ۲: ۱۰۹، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

وبلغنا عن حذيفة أنه قال: "لا اعتكاف إلا في مسجد جماعة" (كتاب الأصل، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ۲: ۱۸۳، ط: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر).

**وَأما شروطه فمنها:.....مسجد الجماعة، فيصح في كل مسجد له أذان وإقامة هو الصحيح كذا في الخلاصة (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ۱: ۲۱۱، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).**

(هو)..... (لبث)..... (ذكر) ولو مميزاً (في مسجد جماعة)، هو ما له إمام ومؤذن أدت فيه الخمس أو لا،..... (أو لبث (امرأة في مسجد بيتها)..... (بنية)، فاللبث هو الركن، والكون في المسجد والنية من مسلم عاقل طاهر من جنابة وحيض ونفاس شرطان (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ۳: ۴۲۸-۴۳۰، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۶: ۴۰۸-۴۲۱، ت: الفرфор، ط: دمشق)، هذا كله لبيان الصحة (رد المحتار).

وهذه العبادة -عبادة الاعتكاف- لا تؤدي إلا في المسجد (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الاعتكاف، فصل في شرائط صحته، ۳: ۶، ط: دار الحديث، القاهرة).

وهو -الاعتكاف- اللبث في المسجد قربة لله تعالى، فالمسجد شرط في الاعتكاف، ولا يكون اعتكاف دون المسجد لما عن أمير المؤمنين علي: "لا اعتكاف إلا في المسجد"،

رواه ابن أبي شيبة وعبد الرزاق كذا في فتح القدير، وعن حذيفة قال: "أما أنا فقد علمت أنه لا اعتكاف إلا في مسجد جماعة"، رواه الطبراني، قال قوم من الصوفية: لا يشترط المسجد للاعتكاف؛ لأن الاعتكاف اعتزال لعبادة الله تعالى، ولا تخصيص له بالمسجد، ونحن نقول: الاعتزال أمر حسن، فمن اعتزل لعبادة الله تعالى ولو في الصحراء أو بالبيت يكون مثاباً، ونحن لا نمنع ذلك، لكن كلامنا في الاعتكاف الذي هو عبادة في ذاته ما هو؟ فنقول: هذه العبادة

المعتبرة في الشرع المسماة بالاعتكاف لا يكون إلا في مسجد جماعة (رسائل الأركان لبحر العلوم



(۴)

عبد العلي محمد، الرسالة الثالثة في الصوم، خاتمة في بيان الاعتكاف، ص: ۲۲۹، ط: المطبع اليوسفي، لکناؤ).  
قال أبو حنيفة: يصح اعتكاف المرأة في مسجد بيتها، وهو الموضع المهيأ من بيتها  
لصلاتها، قال: ولا يجوز للرجل في مسجد بيته (المنهاج شرح الصحيح لمسلم للنووي، كتاب  
الاعتكاف، ۱: ۳۷۱، ط: المكتبة الأشرفية، ديوبند).

ولا تعتكف المرأة إلا في مسجد بيتها ولا تعتكف في مسجد جماعة (كتاب الأصل، كتاب  
الصوم، باب الاعتكاف، ۲: ۱۸۴).

(وللمرأة الاعتكاف في مسجد بيتها وهو محل عينته) المرأة (للصلاة فيه)، فإن لم تعين  
لها محلاً لا يصح الاعتكاف فيه، وهي ممنوعة عن حضور المساجد (مراقى الفلاح مع حاشية  
الطحاوي عليه، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ص: ۷۰۰، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)۔

(۴): محلہ کی جو مسجد بند ہو اور کوشش کے باوجود اس میں پنجوقتہ نماز باجماعت اور اعتکاف کی کوئی  
صورت نہ بن سکے، اس کا حکم اوپر نمبر ۲ میں ذکر کر دیا گیا، یعنی: عذر و مجبوری کی وجہ سے اہل محلہ کو گناہ نہ ہوگا؛  
لیکن اس صورت میں اہل محلہ میں کسی مرد کو گھر کی نماز گاہ میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ  
شرعی اعتکاف ہوگا جیسا کہ اوپر نمبر ۳ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد نعمان سیٹاپوری غفرلہ

۱۴۴۱/۹/۲۰ھ = ۲۰۲۰/۲/۱۳ء، پنجشنبہ

محمد حبیب مہج  
بیت الرحمن عکاسہ  
۲۰۲۱/۹



البواب صحیح  
شمس الرحمن  
بلند شہری  
۲۰/۹/۲۰